نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

نماز کا طریقہ

تالیف

سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ

اردو ترجمہ

ابو المکرّم عبد الجلیل

وکالت برائے مطبوعات وعلمی تحقیقات
وزارت اسلامی امور و اوقاف و دعوت وارشاد
مملکت سعودی عرب
۱۴۲۵ھ

ح وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد، ١٤٢٥هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
ابن باز، عبدالعزيز بن عبدالله بن عبدالرحمن
كيفية صلاة النبي صلى الله عليه وسلم./ عبدالعزيز بن باز بن عبدالرحمن ابن باز، ١٤٢٥هـ
٢٤ص، ١٢×١٧ سم
ردمك: ٤-٤٧١-٢٩-٩٩٦٠
(النص باللغة الأوردية)
١- الصلاة أ- العنوان
ديوي ٢٥٢,٢ ١٤٢٥/٥٣٩١

رقم الإيداع: ١٤٢٥/٥٣٩١
ردمك: ٤-٤٧١-٢٩-٩٩٦٠

الطبعة الأولى
١٤٢٥هـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على عبده ورسوله نبينا محمد وآله وصحبه، أما بعد:

نبی ﷺ کی نماز کے طریقہ کے بیان میں یہ چند مختصر باتیں ہیں، میں نے چاہا کہ ہر مسلمان مرد وعورت کی خدمت میں ان باتوں کو پیش کردوں، تاکہ ان سے واقف ہونے والا ہر شخص نماز کے بارے میں نبی ﷺ کی اقتدا کرنے کی کوشش کرے، کیونکہ آپ کا ارشاد ہے:

"صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي"

تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے (صحیح بخاری)

اور اب نماز نبوی کا طریقہ قارئین کے پیش خدمت ہے:

۱- نمازی اچھی طرح وضو کرے، اچھی طرح وضو کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح وضو کرنے کا حکم دیا ہے اسی طرح وضو کیا جائے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاَةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ المائدہ:٦۔

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو، اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو۔

اور نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

"لاَ تُقْبَلُ صَلاَةٌ بِغَيْرِ طَهُورٍ"

وضو کے بغیر کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔

۲- نمازی جہاں کہیں بھی ہو اپنے پورے جسم کے ساتھ قبلہ -کعبۃ اللہ- کی طرف اپنا رخ کرلے اور فرض یا نفل جس نماز کا ارادہ رکھتا ہے دل سے اس کی نیت کرے، زبان سے نماز کی نیت نہ کرے، کیونکہ زبان سے نیت کرنا ثابت نہیں، بلکہ بدعت ہے، اس لئے کہ زبان سے نیت نہ تو نبی کریم ﷺ نے کی

ہے اور نہ ہی آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے۔ نمازی اگر امام یا منفرد (اکیلے نماز پڑھنے والا) ہے تو اپنے سامنے سترہ رکھ لے۔ قبلہ کی طرف رخ کرنا نماز (کی صحت) کے لئے شرط ہے، سوائے چند معروف مسائل کے جو اس سے مستثنیٰ ہیں اور وہ اہل علم کی کتابوں میں مذکور ہیں۔

۳- اللہ اکبر کہتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہے اور اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھے۔

۴- تکبیر تحریمہ کہتے وقت اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں تک یا کانوں کی لو تک اٹھائے۔

۵- اپنے دونوں ہاتھوں کو سینے پر اس طرح رکھے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی، کلائی اور بازو پر ہو، کیونکہ نبی ﷺ سے ایسا ہی ثابت ہے۔

۶- اس کے بعد نمازی کے لئے مسنون ہے کہ دعائے استفتاح پڑھے، دعائے استفتاح یہ ہے:

”اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ

كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِن خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ"

اے اللہ! تو میرے درمیان اور میرے گناہوں کے درمیان ایسی دوری کر دے جیسی دوری تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان کی ہے، اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اس طرح پاک وصاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے پانی، برف اور اولوں سے دھل دے۔

اور اگر چاہے تو اس دعا کے بجائے یہ دعائے استفتاح پڑھے:

"سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلاَ إِلٰهَ غَيْرُكَ"

اے اللہ! تو پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، اور تیرا نام بابرکت ہے، اور تیری شان بلند ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

اور اگر ان دونوں دعاؤں کے علاوہ نبی ﷺ سے ثابت کوئی اور دعائے استفتاح پڑھے تو بھی کوئی حرج نہیں، بلکہ افضل یہ ہے کہ کبھی کوئی دعائے

استفتاح پڑھے اور کبھی کوئی دعائے استفتاح، کیونکہ اس سے نبی کریم ﷺ کی مکمل اتباع ہو جاتی ہے۔اس کے بعد "أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمنِ الرَّحِيم" پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ"

جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں۔

سورۂ فاتحہ کے بعد جہری نمازوں میں بلند آواز سے اور سری نمازوں میں پست آواز سے "آمین" کہے، پھر قرآن کا جو حصہ یاد ہو اس میں سے پڑھے، افضل یہ ہے کہ ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد اوساط مفصل (سورۂ عم سے سورۂ لیل تک) سے پڑھے، فجر میں طوال مفصل (سورۂ ق سے سورۂ مرسلات تک) سے اور مغرب میں کبھی طوال مفصل سے اور کبھی قصار مفصل (سورۂ ضحیٰ سے سورۂ ناس تک) سے، تاکہ اس سلسلہ میں وارد تمام احادیث پر عمل ہو جائے۔

۷-"اللہ اکبر" کہتا ہوا اور اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں تک یا کانوں کی لو تک

اٹھاتا ہوا رکوع کرے، رکوع میں سر کو پیٹھ کی برابری میں کرلے اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں، رکوع اطمینان سے کرے اور یہ دعا پڑھے:

"سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ"

پاک ہے میرا رب جو بڑی عظمت والا ہے۔

افضل یہ ہے کہ یہ دعا تین بار یا اس سے زیادہ بار دہرائے، اور اس دعا کے ساتھ یہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے:

"سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْلِيْ"

اے اللہ! تو پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، اے اللہ! مجھے بخش دے۔

٨- نمازی اگر امام یا منفرد ہے تو "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه" کہتا ہوا اور اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں تک یا کانوں کی لو تک اٹھاتا ہوا رکوع سے سر اٹھائے، اور قومہ میں یہ دعا پڑھے:

"رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا

فِيهِ، مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ"

اے ہمارے رب! تیرے لئے ہی تعریف ہے، بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت تعریف، آسمانوں کے برابر، زمین کے برابر، اور آسمان وزمین کے درمیان جو کچھ ہے اس کے برابر، اور جو کچھ تو اس کے بعد چاہے اس کے برابر۔

نمازی اگر مقتدی ہے تو رکوع سے سر اٹھاتے وقت صرف "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" آخر تک کہے (یعنی "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه" نہ کہے)

اور اگر نمازی -خواہ امام ہو یا مقتدی یا منفرد- مذکورہ بالا دعا کے بعد درج ذیل دعا بھی پڑھ لے تو بہتر ہے، کیونکہ نبی ﷺ سے اس کا پڑھنا ثابت ہے:

" أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اللّٰهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَيَنْفَعُ ذَا الجَدِّ مِنْكَ الجَدُّ"

تو تعریف اور بزرگی والا ہے، سب سے سچی بات جو بندے نے کہی

یہ ہے۔اور ہم سب ہی تیرے بندے ہیں۔اے اللہ! جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں،اور کسی مالدار کو اس کی مالداری تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتی۔

مستحب ہے کہ نمازی رکوع کے بعد قومہ میں اسی طرح اپنے ہاتھ سینے پر رکھے جس طرح رکوع سے پہلے حالت قیام میں رکھا تھا،کیونکہ وائل بن حجر اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہما کی روایت کردہ احادیث نبی ﷺ سے اس عمل کے ثابت ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

۹۔"اللہ اکبر" کہتا ہوا سجدے میں جائے، اور اگر ہو سکے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھے، لیکن اگر اس میں مشقت ہو تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو زمین پر رکھے، سجدے میں دونوں پیر اور دونوں ہاتھ کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھے اور ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملا کر پھیلا لے، سجدہ سات اعضاء پر ہونا چاہئے: پیشانی ناک سمیت، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پیر کی انگلیوں کا اندرونی حصہ، اور سجدے میں یہ دعا پڑھے:

"سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى"

پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند ہے۔

اس دعا کو تین بار یا اس سے زیادہ بار کہنا مسنون ہے، اور اس دعا کے ساتھ یہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے:

"سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْلِيْ"

اے اللہ ہمارے رب! تو پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، اے اللہ! مجھے بخش دے۔

سجدے میں زیادہ سے زیادہ دعا کرے، کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

"أَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ"

رکوع میں تو رب کی عظمت اور بڑائی بیان کرو، لیکن سجدے میں زیادہ سے زیادہ دعا کرو، کیونکہ یہ (حالت سجود) اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ تمہاری دعا قبول ہو جائے۔

نمازی کو چاہئے کہ وہ بحالت سجدہ اپنے رب سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا سوال کرے، خواہ فرض نماز پڑھ رہا ہو یا نفل۔

اسی طرح وہ حالت سجدہ میں بازوؤں کو پہلو سے، پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے دور رکھے، اور کہنیوں کو زمین سے اٹھائے رکھے، کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

"اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلاَ يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ"

سجدے اطمینان سے کرو، اور تم میں سے کوئی شخص اپنی کہنیوں کو کتے کی طرح (زمین پر) نہ بچھائے۔

۱۰- "اللہ اکبر" کہتا ہوا سجدے سے سر اٹھائے اور بائیں پیر کو بچھا کو اسی پر بیٹھ جائے، اور دائیں پیر کو کھڑا رکھے، اور اپنے ہاتھوں کو رانوں اور گھٹنوں پر رکھ لے، اور یہ دعا پڑھے:

"رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاجْبُرْنِيْ"

اے میرے رب! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے روزی عطا کر، مجھے عافیت میں رکھ اور میرے نقصان پورے فرما۔

یہ جلسہ بھی بالکل اطمینان سے کرے۔

۱۱- پھر "اللہ اکبر" کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے اور اس میں بھی وہی سب کرے جو پہلے سجدہ میں کیا تھا۔

۱۲- "اللہ اکبر" کہتا ہوا سجدہ سے سر اٹھائے اور جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا اسی طرح تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جائے، اس بیٹھک کو "جلسۂ استراحت" کہتے ہیں، جو مستحب ہے، اور اگر اسے چھوڑ دے تو کوئی حرج کی بات نہیں، جلسۂ استراحت میں کوئی ذکر اور دعا نہیں ہے۔ پھر اگر دشوار نہ ہو تو اپنے گھٹنوں پر ورنہ زمین پر ٹیک لگا کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے، کھڑا ہونے کے بعد سورۂ فاتحہ اور فاتحہ کے بعد قرآن کا جو حصہ یاد ہو اس میں سے پڑھے، پھر جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرے۔

۱۳- اگر نماز دو رکعت والی ہے جیسے فجر، جمعہ اور عیدین کی نمازیں، تو

دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد نمازی تشہد میں اس طرح بیٹھے کہ اس کا دایاں پیر کھڑا ہو اور بایاں پیر زمین پر بچھا ہو، اور دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھ کر ہاتھ کی انگلیوں کو موڑلے، البتہ شہادت کی انگلی کھلی رکھے اور اس سے اللہ کی وحدانیت کی طرف اشارہ کرے، اور اگر دائیں ہاتھ کی خنصر اور بنصر (کنارے کی دونوں انگلیوں) کو موڑ لے اور انگوٹھے کو بیچ والی انگلی سے ملا کر حلقہ بنالے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے تو بھی بہتر ہے، کیونکہ دونوں ہی طریقے نبی ﷺ سے ثابت ہیں، بلکہ افضل یہ ہے کہ کبھی پہلے طریقہ پر عمل کرے اور کبھی دوسرے طریقہ پر۔ اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران اور گھٹنے پر رکھے، پھر اس قعدہ میں تشہد پڑھے، اور وہ یہ ہے:

"التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَن لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ"

تمام زبانی عبادتیں اور بدنی و مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اے اللہ کے نبی! آپ پر سلامتی نازل ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، اور سلامتی نازل ہو ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر، میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندہ اور رسول ہیں۔

پھر یہ درود پڑھے:

"اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ"

اے اللہ! تو رحمت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آل محمد پر جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم پر، بیشک تو لائق تعریف اور بزرگی والا ہے، اور برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر

اور آل محمد پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم پر، بیشک تو لائق تعریف اور بزرگی والا ہے۔

اس کے بعد چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اور یہ دعا پڑھے:

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ"

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے، اور قبر کے عذاب سے، اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

پھر دنیا اور آخرت کی بھلائی کی جو دعا چاہے کرے، اگر اپنے والدین کے لئے یا ان کے علاوہ دیگر مسلمانوں کے لئے دعا کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں، خواہ وہ فرض نماز میں ہو یا نفل نماز میں، کیونکہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جب نبی ﷺ نے انہیں تشہد سکھلایا تو فرمایا:

"ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُو"

پھر وہ اپنی پسندیدہ ترین دعا کا انتخاب کر کے اللہ سے دعا کرے۔

اور ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"ثُمَّ لِيَخْتَرْ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ"

پھر (اللہ سے) جو سوال کرنا چاہے اس کا انتخاب کرے۔

اس حدیث میں نبی ﷺ کا ارشاد عام ہے اور ہر اس دعا کو شامل ہے جو بندے کے لئے دنیا و آخرت میں مفید ہو۔

اس کے بعد "السلام علیکم و رحمۃ اللہ، السلام علیکم و رحمۃ اللہ" کہتا ہوا دائیں اور بائیں جانب سلام پھیر دے۔

١٤- اگر نماز تین رکعت والی ہے جیسے نماز مغرب، یا چار رکعت والی ہے جیسے ظہر، عصر اور عشاء کی نمازیں، تو مذکورہ بالا تشہد اور درود پڑھنے کے بعد "اللہ اکبر" کہتا ہوا گھٹنوں پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو جائے اور دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک یا کانوں کی لو تک اٹھا کر پہلے کی طرح اپنے دونوں ہاتھ سینے پر رکھ لے اور صرف سورۂ فاتحہ پڑھے، اور اگر کبھی کبھار ظہر کی تیسری اور چوتھی

رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت بھی پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث نبی ﷺ سے اس عمل کے ثابت ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

پھر مغرب کی تیسری رکعت کے بعد اور ظہر، عصر اور عشاء کی چوتھی رکعت کے بعد وہی تشہد پڑھے جو دو رکعت والی نماز کی کیفیت کے بیان میں گزر چکا ہے، پھر اپنے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیر دے۔

سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ "أَسْتَغْفِرُ اللّٰه" کہے، پھر یہ دعا پڑھے:

"اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلامُ وَمِنْكَ السَّلامُ، تَبارَكْتَ يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ"

اے اللہ! تو سلام ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی حاصل ہوتی ہے، تو بابرکت ہے اے عزت وجلال والے۔

امام ہونے کی صورت میں تین مرتبہ "أَسْتَغْفِرُ اللّٰه" اور مذکورہ دعا پڑھنے کے بعد اسے مقتدیوں کی طرف متوجہ ہونا چاہئے، پھر یہ دعا پڑھے:

”لاَ إلهَ إلاَّ اللّهُ، وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلكُ وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أعْطَيْتَ وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الجَدِّ مِنْكَ الجَدُّ. لاَ حَولَ وَلاَ قُوَّةَ إلا بِاللّهِ، لاَ إلهَ إلاَّ اللّهُ، وَلا نَعْبُدُ إلا إيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الحَسَنُ، لاَ إلَهَ إلاَّ اللّهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَو كَرِهَ الكَافِرُونَ“

اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں، اور کسی مالدار کو اس کی مالداری تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتی۔ اللہ کی توفیق کے بغیر کوئی طاقت وقوت کارگر نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، نعمت وفضل اسی کا ہے اور اسی کے لئے عمدہ تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، ہماری عبادت اسی کے لئے خالص ہے اگرچہ کافروں کو ناگوار لگے۔

اس کے بعد تینتیس(۳۳) مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہ" تینتیس(۳۳) مرتبہ "اَلْحَمْدُ للّٰہ" اور تینتیس(۳۳) مرتبہ "اللّٰہُ أَکْبَر" کہے اور سو کی گنتی اس دعا سے پوری کرے:

"لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہ لاَ شَرِیکَ لَہُ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلَی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ"

اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اسی طرح ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی، "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ"، "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ" پڑھے، فجر اور مغرب کی نماز کے بعد ان تینوں سورتوں کا تین تین بار پڑھنا مستحب ہے، کیونکہ اس بارے میں نبی ﷺ سے احادیث وارد ہیں۔ واضح رہے کہ ان تمام اذکار کا پڑھنا سنت ہے، فرض نہیں۔

ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت، ظہر کی نماز کے بعد دو رکعت، مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت، عشاء کی نماز کے بعد

دو رکعت اور فجر کی نماز کے پہلے دو رکعت سنت پڑھنا مشروع ہے، یہ کل بارہ رکعتیں ہوئیں، ان کو "سنن رواتب" کہا جاتا ہے، کیونکہ نبی ﷺ حالت حضر (قیام) میں ان کی پابندی کرتے تھے، البتہ حالت سفر میں ان کو نہیں پڑھتے تھے، لیکن فجر کی سنت اور وتر ان دو نمازوں کی حضر اور سفر ہر حال میں پابندی فرماتے تھے۔ افضل یہ ہے کہ سنن رواتب اور وتر کو گھر میں پڑھا جائے، لیکن اگر کوئی مسجد میں پڑھتا ہے تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

"أَفْضَلُ صَلاَةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلاَّ الْمَكْتُوبَةُ"

آدمی کی سب سے بہتر نماز اس کی گھر کی نماز ہے سوائے فرض نماز کے۔

ان بارہ رکعت سنتوں کی پابندی دخول جنت کے اسباب میں سے ہے۔

نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

"مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ تَطَوُّعًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ"

جس نے دن اور رات میں بارہ رکعت سنت پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل تعمیر فرماتا ہے (صحیح مسلم)

اور اگر عصر کی نماز سے پہلے چار رکعت، مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت اور عشاء کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھ لے تو اور بہتر ہے، کیونکہ نبی ﷺ سے ثابت احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے، اور اللہ کی رحمت اور سلامتی نازل ہو ہمارے نبی محمد بن عبداللہ پر اور آپ کے آل واصحاب اور تاقیامت آپ کی سچی پیروی کرنے والوں پر، آمین۔

كيفية صلاة النبي ﷺ

تأليف

سماحة الشيخ عبدالعزيز بن عبدالله بن باز رحمه الله

ترجمة

أبوالمكرّم عبدالجليل

(باللغة الأردية)

وكالة المطبوعات والبحث العلمي
وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد
المملكة العربية السعودية
١٤٢٥هـ